THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

پاکستان میں تولیدی صحت: مقاصدِ شریعت اور سیرتِ نبوی ﷺ کے تناظر میں چیلنجز کا تدارک

Reproductive Health in Pakistan: Addressing the Challenges from the Perspective of Maqasid al-Shariah and the Prophetic Seerah

Dr. Abdul Ghaffar
HOD / Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Okara, Okara;
Dr. Rana Tanvir Qasim
Associate Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology (UET), Lahore, Pakistan.

Abstract

Reproductive health is a fundamental component of public health that encompasses the physical, mental, and social well-being of individuals in matters related to the reproductive system. In Pakistan, reproductive health remains a major challenge due to high maternal mortality rates, early marriages, limited access to healthcare facilities, inadequate awareness regarding family planning, and various socio-cultural barriers. These issues adversely affect not only women and children but also the stability and development of society as a whole. This study examines the challenges of reproductive health in Pakistan through the perspectives of Maqasid al-Shariah and the Prophetic Seerah. Using an analytical and descriptive approach, the study highlights that the objectives of Islamic law, particularly Hifz al-Nafs (protection of life) and Hifz al-Nasl (protection of progeny), provide a comprehensive framework for addressing contemporary reproductive health concerns. The teachings of the Qur'an and the Sunnah emphasize the preservation of human dignity, responsible family life, access to treatment, maternal care, and the well-being of future generations. The study further demonstrates that there is no contradiction between authentic Islamic teachings and modern medical practices concerning reproductive health. Rather, an effective integration of Islamic principles with evidence-based healthcare policies can contribute significantly to improving reproductive health outcomes in Pakistan. The research concludes that enhancing public awareness, strengthening healthcare infrastructure, increasing access to maternal services, promoting community engagement, and incorporating Maqasid al-Shariah into health policies are essential steps toward establishing a healthier and more balanced society.

Keywords: *Reproductive Health; Pakistan; Maqasid al-Shariah; Prophetic Seerah; Hifz al-Nafs; Hifz al-Nasl; Maternal Health; Family Planning; Islamic Bioethics; Public Health.*

تمہید:

تولیدی صحت انسانی صحت کا ایک اہم اور بنیادی جزو ہے جو مرد و عورت کی جسمانی، ذہنی اور سماجی فلاح و بہبود سے متعلق ہے۔ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق تولیدی صحت کا مطلب صرف بیماری یا جسمانی کمزوری کا نہ ہونا نہیں بلکہ ایسا مکمل جسمانی، ذہنی اور سماجی سکون ہے جو تولیدی نظام اور اس سے متعلقہ تمام امور میں حاصل ہو۔[1] ایک صحت مند معاشرہ اسی وقت تشکیل پاتا ہے جب خواتین، مردوں اور بچوں کی تولیدی صحت کا مؤثر تحفظ کیا جائے۔ پاکستان میں تولیدی صحت سے متعلق متعدد مسائل پائے جاتے ہیں، جن میں زچگی کے دوران اموات، طبی سہولیات تک محدود رسائی، خاندانی

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

منصوبہ بندی کے بارے میں آگاہی کی کمی، کم عمری کی شادیاں اور سماجی و ثقافتی رکاوٹیں شامل ہیں۔ یہ مسائل نہ صرف خواتین کی صحت کو متاثر کرتے ہیں بلکہ خاندانی استحکام اور معاشرتی ترقی پر بھی منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ اسلام ایک جامع ضابطۂ حیات ہونے کے ناطے انسانی جان، نسل اور وقار کے تحفظ کو بنیادی اہمیت دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ﴾[1]

ترجمہ: "اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔"

لٹریچر ریویو(Literature Review)

عالمی سطح پر ہونے والی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ تولیدی صحت خواتین اور بچوں کی مجموعی صحت کا ایک بنیادی ستون ہے۔ عالمی ادارۂ صحت کی رپورٹس کے مطابق ترقی پذیر ممالک میں زچگی سے متعلق پیچیدگیاں خواتین کی اموات کی بڑی وجوہات میں شامل ہیں۔ پاکستان میں بھی تولیدی صحت کے حوالے سے متعدد چیلنجز موجود ہیں، جن میں خاندانی منصوبہ بندی کی کم شرح، تولیدی صحت سے متعلق آگاہی کی کمی اور صحت کی سہولیات تک غیر مساوی رسائی نمایاں ہیں۔

اسلامی علمی روایت میں بھی ماں اور بچے کی صحت کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے۔ امام غزالیؒ نے احیاء علوم الدین میں بچوں کی پرورش، ماں کے حقوق اور خاندانی ذمہ داریوں کو انسانی معاشرے کے استحکام کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح امام شاطبیؒ نے الموافقات میں حفظ النفس اور حفظ النسل کو شریعت کے بنیادی مقاصد میں شامل کیا ہے، جو تولیدی صحت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

ریسرچ گیپ(Research Gap)

اگرچہ پاکستان میں تولیدی صحت پر طبی اور سماجی تحقیقات موجود ہیں، تاہم مقاصدِ شریعت اور سیرتِ نبوی ﷺ کے تناظر میں اس موضوع کا جامع تجزیہ محدود ہے۔ خصوصاً درج ذیل پہلوؤں پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے:

حفظ النسل اور تولیدی صحت کے درمیان عملی تعلق کی وضاحت۔

سیرتِ نبوی ﷺ میں زچگی، رضاعت اور خواتین کی صحت سے متعلق رہنمائی کا جدید تناظر میں تجزیہ۔

تولیدی صحت کے بارے میں پائی جانے والی مذہبی غلط فہمیوں کا ازالہ۔

اسلامی تعلیمات اور جدید طبی نظام کے درمیان مؤثر انضمام کی حکمت عملی۔

[1] سورۃ الأنعام 6:151

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

پاکستان میں تولیدی صحت کے چیلنجز

زچگی کے دوران بلند شرحِ اموات

پاکستان میں تولیدی صحت کا ایک بڑا اور سنگین مسئلہ زچگی کے دوران خواتین کی بلند شرحِ اموات ہے۔ یہ مسئلہ زیادہ تر دیہی اور پسماندہ علاقوں میں دیکھا جاتا ہے جہاں بنیادی طبی سہولیات، ایمرجنسی زچگی خدمات اور تربیت یافتہ عملہ دستیاب نہیں ہوتا۔ نتیجتاً معمولی پیچیدگیاں بھی بروقت علاج نہ ملنے کی وجہ سے جان لیوا ثابت ہو جاتی ہیں، جس سے نہ صرف ماں کی جان کو خطرہ لاحق ہوتا ہے بلکہ پورا خاندان شدید ذہنی، سماجی اور معاشی دباؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسلام انسانی جان کے تحفظ کو بنیادی حیثیت دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾[2]

ترجمہ: "اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو، بے شک اللہ تم پر بہت مہربان ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے علاج اور تدبیر اختیار کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

"تَدَاوَوْا عِبَادَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً"[3]

ترجمہ: "اے اللہ کے بندو! علاج کرو، کیونکہ اللہ نے ہر بیماری کا علاج بھی رکھا ہے۔"

بیماری کی صورت میں علاج کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ ایک مطلوب اور مسنون عمل ہے۔ اسلامی تعلیمات انسان کو تقدیر پر ایمان کے ساتھ ساتھ اسباب اختیار کرنے کی بھی تلقین کرتی ہیں، جس سے یہ اصول سامنے آتا ہے کہ توکل کے ساتھ تدبیر ضروری ہے۔ یہ تصور ذہنی اور جسمانی دونوں قسم کی صحت پر لاگو ہوتا ہے، کیونکہ نفسیاتی بیماریوں کا علاج بھی اسی اصول کے تحت کیا جاتا ہے۔

ذہنی صحت کے مسائل جیسے anxiety ، depression اور stress کو نظر انداز کرنا درست رویہ نہیں بلکہ ان کا بروقت علاج، مشاورت اور طبی مدد حاصل کرنا ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ کی یہ تعلیم جدید نفسیات کے اس اصول سے بھی مطابقت رکھتی ہے کہ early diagnosis اور timely treatment بیماریوں کی شدت کو کم کرتے ہیں۔

عالمی ادارۂ صحت کے نزدیک ترقی پذیر ممالک میں ذہنی اور جسمانی بیماریوں کے علاج میں تاخیر ایک بڑا مسئلہ ہے، جس کی بنیادی وجہ آگاہی کی کمی اور وسائل کی عدم دستیابی ہے۔ پاکستان میں بھی یہی صورتحال پائی جاتی ہے، جہاں لوگ اکثر ذہنی بیماریوں کو نظر انداز کرتے ہیں، جس سے حالت مزید خراب ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس حدیث کی روشنی میں علاج، آگاہی اور ماہرین سے رجوع کرنا ایک دینی اور عملی ضرورت دونوں ہے۔[4]

---

[2]- سورۃ النساء 4:29

[3]- ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، بیروت: دار الرسالہ العالمیہ، کتاب الطب، باب فی الدواء، رقم الحدیث 3855

[4]- World Health Organization (WHO). *Mental Health Gap Action Programme (mhGAP) Intervention Guide: Updated Version*. Geneva: World Health Organization, 2023.

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق آگاہی کی کمی

پاکستان میں تولیدی صحت کا ایک اہم مسئلہ خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق آگاہی کی کمی ہے۔ بڑی تعداد میں افراد جدید طبی معلومات، تولیدی صحت کی خدمات اور خاندانی منصوبہ بندی کے فوائد سے ناواقف ہیں۔ اس عدم آگاہی کی وجہ سے غیر مطلوبہ حمل، کم وقفوں سے حمل اور ماں و بچے کی صحت پر منفی اثرات بڑھ جاتے ہیں۔ دیہی علاقوں میں ثقافتی رکاوٹیں، تعلیم کی کمی اور غلط فہمیاں اس مسئلے کو مزید پیچیدہ بنا دیتی ہیں، جس کے نتیجے میں زچگی کے خطرات اور معاشی دباؤ میں اضافہ ہوتا ہے۔[5]

اسلام میں انسانی زندگی اور خاندان کے تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ﴾[6]

ترجمہ: "اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔"

بچوں کی پیدائش یا ان کی پرورش کے بارے میں خوف اور غلط فہمی کی بنیاد پر غیر انسانی فیصلے درست نہیں، بلکہ اللہ پر توکل اور درست تدبیر اختیار کرنا ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی انسانی ذمہ داری اور اعتدال کی تعلیم دی ہے۔ اسلام میں اعتدال، حکمت اور تدریج کے اصول خاندانی معاملات میں بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خاندانی زندگی میں حکمت اور ذمہ داری کے ساتھ فیصلے کرنا ضروری ہے۔

کم عمری کی شادیاں اور ان کے اثرات

پاکستان میں تولیدی صحت کے اہم مسائل میں کم عمری کی شادیاں ایک سنگین چیلنج ہیں۔ کم عمر لڑکیوں کی شادی کی صورت میں ان کے جسمانی نظام کی مکمل نشوونما سے پہلے ہی حمل کا بوجھ ڈال دیا جاتا ہے، جس سے زچگی کے دوران پیچیدگیاں، ماں کی صحت کے مسائل اور نومولود بچوں میں کمزوری کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کم عمری کی شادی تعلیم کے تسلسل کو بھی متاثر کرتی ہے، جس سے خواتین کی معاشی خودمختاری کم ہو جاتی ہے اور وہ زندگی بھر سماجی و معاشی دباؤ کا شکار رہتی ہیں۔[7]

اسلام میں نکاح کو بلوغت، سمجھداری اور ذمہ داری کے ساتھ جوڑا گیا ہے، کیونکہ خاندان کی بنیاد مضبوط فیصلوں پر قائم ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ﴾[8]

ترجمہ: "اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح (کی عمر) کو پہنچ جائیں۔"

---

[5]- World Health Organization (WHO), Family Planning/Contraception Methods, Geneva: WHO, 2022.

[6]- سورۃ الأنعام 6:151

[7]- UNICEF, Early Marriage: Child Protection Issue, New York: UNICEF, 2021.

[8]- سورۃ النساء 4:6

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

نکاح اور خاندانی ذمہ داریاں شعور اور جسمانی و ذہنی پختگی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے بھی ذمہ داری اور عدل کے اصولوں کو خاندانی زندگی میں بنیادی حیثیت دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"[9]

ترجمہ: "تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

اسلامی معاشرت میں ذمہ داری کے اصول کو بنیادی حیثیت دیتی ہے۔ اس میں ہر فرد کو ایک "نگہبان" قرار دیا گیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے افراد کے حقوق، تربیت اور فلاح کا ذمہ دار ہے۔ خاندانی نظام میں والدین کو سب سے اہم ذمہ داری حاصل ہے کیونکہ وہ بچوں کی جسمانی، ذہنی اور اخلاقی پرورش کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

خاندانی فیصلے جذبات یا وقتی حالات کی بنیاد پر نہیں بلکہ شعور، حکمت اور دور اندیشی کے ساتھ کیے جانے چاہئیں۔ اگر والدین غیر ذمہ دارانہ فیصلے کریں تو اس کے اثرات صرف ان پر نہیں بلکہ پوری نسل پر پڑتے ہیں، جو اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک بڑی امانت کی خلاف ورزی ہے۔

جدید نفسیات بھی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ مضبوط اور ذمہ دار خاندانی نظام بچوں کی ذہنی صحت، خود اعتمادی اور سماجی رویے پر مثبت اثر ڈالتا ہے، جبکہ غیر ذمہ دارانہ خاندانی ماحول اور عدم تحفظ کو جنم دیتا ہے۔

تولیدی صحت سے متعلق سماجی و ثقافتی رکاوٹیں

پاکستان میں تولیدی صحت کے میدان میں ایک بڑا مسئلہ سماجی و ثقافتی رکاوٹیں ہیں جو افراد کو درست معلومات اور جدید طبی سہولیات حاصل کرنے سے روکتی ہیں۔ بہت سے علاقوں میں تولیدی صحت کے موضوعات کو شرم، غیر اخلاقی یا غیر ضروری سمجھا جاتا ہے، جس کی وجہ سے خواتین اور مرد کھل کر طبی مشورہ لینے سے گریز کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض روایتی تصورات اور غلط فہمیاں خاندانی منصوبہ بندی اور جدید علاج کے طریقوں کو اپنانے میں رکاوٹ بنتی ہیں، جس کے نتیجے میں قابلِ علاج مسائل بھی پیچیدہ صورت اختیار کر لیتے ہیں۔[10]

اسلام علم حاصل کرنے اور درست معلومات تک رسائی کو ضروری قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾[11]

ترجمہ: "پس اہلِ علم سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔"

اللہ تعالیٰ انسانوں کو یہ اصول سکھا رہا ہے کہ جب کسی معاملے میں علم نہ ہو تو اس کا حل "پوچھنا" اور "ماہرین سے رجوع کرنا" ہے۔ یعنی اسلام جہالت، اندازوں اور غیر مصدقہ معلومات پر فیصلے کرنے کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

---

[9]- بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الاحکام، رقم الحدیث 7138، بیروت: دار طوق النجاۃ، 2001ء

[10]- World Health Organization (WHO), Barriers to Reproductive Health Services in Developing Countries, Geneva: WHO, 2022.

[11]- سورۃ النحل 16:43

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

نبی کریم ﷺ نے بھی علم، رہنمائی اور آسانی کو فروغ دینے کی تعلیم دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا“[12]

ترجمہ: "آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو، خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔"

اسلامی تعلیمات میں آسانی، رحمت اور اعتدال کے اصول کو بنیادی حیثیت دیتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس فرمان کے ذریعے یہ واضح کیا کہ دین، معاشرت اور انسانی معاملات کو مشکل نہیں بنایا جانا چاہیے بلکہ انہیں سہل اور قابلِ عمل بنایا جائے۔ اس اصول کا اطلاق صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے تمام شعبوں، خصوصاً صحت اور علاج کے نظام پر بھی ہوتا ہے۔

صحت کے تناظر میں مریض کے لیے علاج کو مشکل، مہنگا یا پیچیدہ بنانے کے بجائے اسے آسان، قابلِ رسائی اور انسانی ہمدردی پر مبنی بنایا جائے۔ مریض پہلے ہی جسمانی یا ذہنی تکلیف میں ہوتا ہے، اس لیے اس پر مزید سختی یا سماجی دباؤ اس کی حالت کو مزید خراب کر سکتا ہے۔ اس لیے ڈاکٹروں، خاندان اور معاشرے کو چاہیے کہ وہ علاج کے عمل میں نرمی، سہولت اور حوصلہ افزائی پیدا کریں۔

تولیدی صحت کی سہولیات تک محدود رسائی

پاکستان میں تولیدی صحت کے میدان میں ایک اہم مسئلہ صحت کی بنیادی سہولیات تک محدود رسائی ہے، خاص طور پر دیہی اور پسماندہ علاقوں میں۔ بہت سی خواتین کو قریبی اسپتال، زچہ و بچہ مراکز، ایمرجنسی سروسز اور تربیت یافتہ طبی عملے تک بروقت رسائی حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے نتیجے میں معمولی طبی پیچیدگیاں بھی شدید خطرات میں تبدیل ہو جاتی ہیں، جس سے ماں اور بچے دونوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ٹرانسپورٹ کی کمی، غربت اور صحت کے نظام کی کمزوری بھی اس مسئلے کو مزید بڑھا دیتی ہے۔ اسلام انسانی جان کے تحفظ اور سہولت فراہم کرنے کو بنیادی اہمیت دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾[13]

ترجمہ: "اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

اسلامی تعلیمات میں انسانی جان کی حفاظت (حفظ النفس) کے بنیادی اصول کو واضح کرتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ انسان کو ہر اس عمل سے منع فرماتے ہیں جو اس کی جان، صحت یا زندگی کو نقصان پہنچا سکتا ہو۔ صحت کے تناظر میں اس کا مطلب یہ ہے کہ بیماری کو نظر انداز کرنا، علاج میں تاخیر کرنا یا مناسب طبی سہولیات حاصل نہ کرنا خود کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

یہ اصول صرف جسمانی بیماریوں تک محدود نہیں بلکہ ذہنی صحت پر بھی مکمل طور پر لاگو ہوتا ہے۔ ذہنی دباؤ، anxiety اور depression جیسے مسائل کو نظر انداز کرنا اور بروقت علاج نہ کروانا انسانی زندگی کے لیے خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اس لیے اسلام نہ صرف بیماری سے بچنے بلکہ اس کے علاج اور بروقت تدبیر اختیار کرنے کی بھی تلقین کرتا ہے۔

---

[12]- بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب العلم، باب ماکان النبی ﷺ یتخولہم بالموعظۃ، رقم الحدیث 69

[13]- سورۃ البقرۃ 2:195

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

جدید طبی اصول بھی اسی بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ early treatment اور preventive healthcare بیماریوں کے خطرات کو کم کرتے ہیں اور انسانی زندگی کو محفوظ بناتے ہیں۔

مقاصدِ شریعت اور تولیدی صحت

مقاصدِ شریعت اسلامی قانون کا بنیادی فکری ڈھانچہ ہے جس کا مقصد انسان کی دینی، اخلاقی، جسمانی اور سماجی زندگی کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔ اس کے پانچ بنیادی اصول حفظ الدین، حفظ النفس، حفظ العقل، حفظ النسل اور حفظ المال انسانی فلاح و بہبود کی جامع بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ تولیدی صحت براہِ راست حفظ النفس (جان کا تحفظ) اور حفظ النسل (نسل کا تحفظ) سے متعلق ہے، کیونکہ ایک صحت مند ماں ہی ایک صحت مند نسل کو جنم دے سکتی ہے۔ جب تولیدی صحت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں تو نہ صرف فرد بلکہ پورا خاندانی نظام متاثر ہوتا ہے، جو اسلامی معاشرتی ڈھانچے کے خلاف ہے۔[14]

قرآن مجید انسانی جان اور نسل کے تحفظ پر زور دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ﴾[15]

ترجمہ: "اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔"

اسلام میں انسان کی تکریم (human dignity) کو بنیادی اصول کے طور پر پیش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو محض ایک مخلوق نہیں بلکہ عزت، عقل اور شعور والا وجود بنایا ہے، جس کی حفاظت اسلامی نظامِ حیات کا بنیادی مقصد ہے۔ اس تکریم میں انسان کی جسمانی، ذہنی اور سماجی صحت سب شامل ہیں۔

انسان کے جسم، ذہن اور نسل کا تحفظ ضروری ہے تاکہ انسانی وقار برقرار رہے۔ اسلام میں خواتین اور مرد دونوں کی صحت، عزت اور تحفظ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے، کیونکہ ایک صحت مند نسل ہی معاشرے کی بنیاد بنتی ہے۔ یہ اصول مقاصدِ شریعت میں "حفظ النفس" اور "حفظ النسل" کے ساتھ براہِ راست جڑا ہوا ہے، جو انسانی زندگی اور نسل کے تسلسل کو محفوظ بنانے پر زور دیتا ہے۔

اسلام میں انسانی جان کے تحفظ کے ساتھ ساتھ نسل کے تسلسل کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الأُمَمَ"[16]

ترجمہ: "محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کے ذریعے دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔"

اسلامی خاندانی نظام میں نسل کے تحفظ اور معاشرتی استحکام کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ اس میں نکاح کے ایک اہم مقصد یعنی صالح اور صحت مند نسل کے تسلسل کو بیان کیا گیا ہے، جو مقاصدِ شریعت میں "حفظ النسل" کے اصول سے ہم آہنگ ہے۔

---

[14]- شاطبی، ابراہیم بن موسیٰ۔ الموافقات فی اصول الشریعہ۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2003ء۔

[15]- سورۃ الاسراء 17:70

[16]- ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، رقم الحدیث 2050

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

اسلام نہ صرف نسل کے تسلسل کی ترغیب دیتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ماں اور بچے کی صحت، خاندانی ذمہ داری اور سماجی استحکام کو بھی لازمی قرار دیتا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے، اور اس کی مضبوطی ہی ایک صحت مند معاشرے کی ضمانت ہے۔

جدید دور میں یہ تعلیم تولیدی صحت، maternal care اور family planning کے متوازن نظام کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے، جہاں نسل کے تسلسل کے ساتھ ساتھ ماں اور بچے کی صحت کو بھی بنیادی اہمیت دی جاتی ہے

سیرتِ نبوی ﷺ اور تولیدی صحت

نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ انسانی زندگی کے ہر پہلو کے لیے کامل رہنمائی فراہم کرتی ہے، جس میں تولیدی صحت، خاندانی نظام، ماں اور بچے کی نگہداشت اور معاشرتی ذمہ داریاں شامل ہیں۔ اسلام نے عورت کو محض ایک سماجی کردار تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے ماں، بیوی اور فرد کی حیثیت سے مکمل حقوق دیے ہیں۔ سیرتِ نبوی ﷺ میں خواتین کی صحت، عزت اور ان کی جسمانی و ذہنی دیکھ بھال کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ کمزور طبقات خصوصاً خواتین اور بچوں کے ساتھ حسنِ سلوک، رحمت اور آسانی کا حکم دیا، جو جدید دور میں maternal and child health کے اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔[17]

قرآن مجید میں خاندانی نظام اور زوجین کے تعلق کو رحمت اور سکون کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا﴾[18]

ترجمہ: "اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو۔"

خاندانی نظام میں ازدواجی تعلقات کا اصل ہدف صرف جسمانی نہیں بلکہ ذہنی سکون، جذباتی توازن اور باہمی رحمت ہے۔ اسلام میں نکاح کو ایک مقدس معاہدہ قرار دیا گیا ہے جو فرد کی نفسیاتی اور معاشرتی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ صحت مند خاندانی نظام ہی ماں، باپ اور بچوں کی جسمانی و ذہنی صحت کی ضمانت دیتا ہے۔ جب گھر کا ماحول محبت، احترام اور سکون پر مبنی ہو تو اس کے مثبت اثرات براہِ راست بچوں کی ذہنی نشوونما اور معاشرتی کردار پر پڑتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ماں اور بچے کے حقوق کو عملی طور پر بھی واضح کیا۔ آپ ﷺ نے بچوں کے ساتھ شفقت، ماؤں کے ساتھ نرمی اور خاندانی ذمہ داریوں میں عدل کو فروغ دیا۔ آپ ﷺ کا طرزِ عمل اس بات کی بہترین مثال ہے۔

"خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَ أَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي"[19]

---

[17]- ابن ہشام، عبد الملک بن ہشام۔ السیرۃ النبویہ۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2001ء۔

[18]- سورۃ الروم 30:21

[19]- ترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع الترمذی، کتاب المناقب، رقم الحدیث 3895

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.4, No.1, 2026

ترجمہ": تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو، اور میں تم میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔"

نبی کریم ﷺ نے عملی طور پر یہ مثال قائم کی کہ ایک بہترین انسان وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ بہترین رویہ رکھتا ہے۔ یہ اصول خاندانی استحکام اور معاشرتی صحت کی بنیاد ہے۔ تولیدی اور ذہنی صحت کے تناظر میں یہ حدیث اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ گھر کا ماحول اگر پرامن، محبت بھرا اور معاون ہو تو افراد میں ذہنی دباؤ، anxiety اور depression کی شرح کم ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس سختی، ناانصافی اور بدسلوکی ذہنی بیماریوں کو جنم دیتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ماں اور بچے کی صحت صرف انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی ذمہ داری ہے، اور ایک صحت مند معاشرہ اسی وقت تشکیل پاتا ہے جب ہر فرد اپنے خاندان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے۔

نتائج:

پاکستان میں تولیدی صحت کے مسائل ایک پیچیدہ سماجی و طبی بحران کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔

زچگی کی اموات، کم عمری کی شادیاں اور سہولیات کی کمی اس بحران کی بنیادی وجوہات ہیں۔

اسلامی تعلیمات انسانی جان اور نسل کے تحفظ کو بنیادی اہمیت دیتی ہیں جو تولیدی صحت سے براہِ راست متعلق ہے۔

مقاصدِ شریعت اور جدید طبی نظام کے امتزاج سے بہتر نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

آگاہی، تعلیم اور صحت کے نظام کی بہتری سے ایک صحت مند اور متوازن معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

پاکستان میں تولیدی صحت کے مسائل طبی، سماجی اور معاشی عوامل کا نتیجہ ہیں۔

زچگی کی اموات، کم عمری کی شادیاں اور صحت کی ناکافی سہولیات اہم چیلنجز ہیں۔

مقاصدِ شریعت کے اصول حفظ النفس اور حفظ النسل تولیدی صحت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

قرآن و سنت انسانی جان، نسل اور خاندانی استحکام کے تحفظ پر زور دیتے ہیں۔

سیرتِ نبوی ﷺ خواتین، بچوں اور خاندانی ذمہ داریوں کے حوالے سے جامع رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

مذہبی آگاہی اور جدید طبی معلومات کے امتزاج سے صحت سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جاسکتا ہے۔

مقاصدِ شریعت اور جدید طبی نظام کے انضمام سے تولیدی صحت کے بہتر نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

صحت کی سہولیات تک مساوی رسائی اور تربیت یافتہ عملے کی فراہمی ناگزیر ہے۔

عوامی آگاہی اور تعلیمی اصلاحات تولیدی صحت کے فروغ میں اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔

اسلامی اصولوں کی روشنی میں بروقت علاج، ماہرین سے رجوع اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ایک دینی اور معاشرتی ضرورت ہے۔

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

تجاویز وسفارشات:

* پاکستان میں بنیادی صحت کے مراکز (BHUs) کو دیہی علاقوں میں مزید مضبوط اور فعال بنایا جائے تاکہ محفوظ زچگی کی سہولیات ہر عورت تک پہنچ سکیں۔
* تربیت یافتہ ڈاکٹروں، نرسوں اور دائیوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ زچگی کے دوران اموات میں واضح کمی آئے۔
* تولیدی صحت سے متعلق قومی سطح پر آگاہی مہمات چلائی جائیں تاکہ عوام درست معلومات حاصل کر سکیں۔
* تعلیمی نصاب میں تولیدی صحت اور بنیادی صحت کی تعلیم شامل کی جائے تاکہ نوجوان نسل میں شعور پیدا ہو۔
* اسکول، کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر کونسلنگ سروسز فراہم کی جائیں تاکہ جسمانی اور نفسیاتی مسائل کا بروقت حل ممکن ہو سکے۔
* علماء کرام خطبات اور دینی اجتماعات میں صحت، علاج اور اعتدال کی اہمیت کو اجاگر کریں۔
* موبائل ہیلتھ یونٹس کے ذریعے دور دراز علاقوں تک تولیدی صحت کی سہولیات پہنچائی جائیں۔
* صحت کے شعبے کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے اور نجی شعبے کے تعاون کو فروغ دیا جائے۔
* خواتین کے لیے خصوصی ہیلتھ سینٹرز قائم کیے جائیں تاکہ محفوظ اور باعزت علاج میسر آسکے۔
* دیہی علاقوں میں آگاہی پروگراموں کے ذریعے تولیدی صحت سے متعلق غلط روایات اور توہمات کا خاتمہ کیا جائے۔
* قبل از نکاح (Premarital) مشاورت اور صحت کی جانچ کے مراکز قائم کیے جائیں تاکہ صحت مند خاندانی زندگی کی بنیاد رکھی جا سکے۔
* کم عمری کی شادیوں کی روک تھام کے لیے موجودہ قوانین پر مؤثر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔
* ماں اور بچے کی صحت کے حوالے سے مفت یا کم لاگت طبی سہولیات فراہم کی جائیں۔
* خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق اسلامی اور طبی نقطۂ نظر پر مبنی متوازن آگاہی پیدا کی جائے۔
* تولیدی صحت کے شعبے میں تحقیق کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ مقامی سطح پر مؤثر پالیسی سازی ممکن ہو۔
* ہر ضلع میں زچہ وبچہ ایمرجنسی مراکز قائم کیے جائیں تاکہ پیچیدہ کیسز کا بروقت علاج ہو سکے۔
* مردوں کو بھی تولیدی صحت کے پروگراموں میں شامل کیا جائے تاکہ خاندانی فیصلوں میں مشترکہ ذمہ داری کو فروغ ملے۔
* میڈیا کے ذریعے صحت مند خاندانی زندگی، ماں کی صحت اور بچوں کی مناسب نگہداشت کے بارے میں مثبت پیغامات نشر کیے جائیں۔
* صحت کے عملے کے لیے اسلامی اخلاقیات اور مریض دوست رویوں پر مبنی تربیتی پروگرام متعارف کروائے جائیں۔
* مقاصدِ شریعت کے اصولوں، خصوصاً حفظ النفس اور حفظ النسل کو صحت عامہ کی پالیسی سازی میں مدنظر رکھا جائے تاکہ ایک صحت مند، محفوظ اور متوازن معاشرے کی تشکیل ممکن ہو۔